

ملشور محمد

ملشور محمد ی کافرمان	جاری ہے تا جگر دور من	شاہ سبے باہر از زمین	آمین آمین الھسی آمین
ملشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم	با خاتم و صبر آمدہ مشور محمد	توریت و تورات و کتب و تحیل	آگہیان صفت و میر و بر محمد

مطبوعہ اصغر المظفر ۹۲ بھری بھٹی پری مارچ ۱۳۳۷

یہ پراچین و استکار طریقہ محمد کے جانب سے چھپکر شائع ہوگا جہد مبلغ اس پرچہ کی قیمت بطور حینہ یا بطور قیمت حاصل ہوگا وہ کسی خاص شخص کے تصرف میں آئیگا بلکہ اسی پرچہ کے جاری ہونے اور ترقی کرینے میں صرف کیا جائیگا یہ پرچہ دفعہ ہر چہ ہنسے میں تین دفعہ پڑھیں ہر پڑھنے پر کوئی نیکوئی ہوگی اور کوئی شائع ہوگا چھپنے کے دوسرے روز خریدار کو خود متین بھیجا جاگا حضرت ناظرین سالانہ قیمت کی مہر معصودہ لگا کر چھپو اور پہلی لپائیگی بعد کی کچھ نہیں جو لوگ اسکے مضامین لکھنے پر مستعد ہوں انکو بلا قیمت یہ پرچہ دیا جائیگا جن صاحبوں کو اس پرچہ سے یا اس پرچہ کی نسبت کچھ خط و کتابت کرنی منظور ہو یا بذریعہ قیمت یا عطیہ ارسال کرنا ہو بنام محمد شریف ناظم انجمن خواجہ استکار طریقہ محمدیہ بنگلہ کے نام پر وہ اندر فرماویں کہ تمام حساب و کتاب اپنی کے پاس ہی مقصود اسکے اجراء سے اظہار حقیقت دین اسلام ہی اور بخار غان اسلام کے اعتراضات بجا کا افسردہ

عزل	حضرت عیسیٰ کہانیسے لائیکے یہ پرچہ	معجزہ قرآن ہے احمد کے حال و حال کا
از طبع اوصاف فضل و کمال جناب والا خطاب نذر محمد خالص	جو محمد کو قرب کبریا حاصل ہوا	عرش پر چمکاتا رہے کیونے بڑا
رسالہ ارب کر گوا الیاد ام عنایت	نذر کی ہو ثنائیں طہ صا و فائ	رحمۃ للعالمین ہے وصف کے طلی کا

میں ہوں ملاح محمد و رکنی آل کا	بی بی جاگروم بھرون جبریل بیکار کا	نقل سے تفتا - سوال اول
یہ اشارہ ہی بزرگوار ہے کمال کا	چاہئے تبار کے ہر اہم ہونا خال کا	کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع میں کہ جب
جلوہ آراہی خیال صبور خیر البشر کا	دل ہمارا آئینہ ہی عالم مثال کا	کسی مشرک کو مذہب اسلام کی دعوت کیجانی ہی اور وہ یہ
ہست احمد میں محکوم ای خدا پید کیا	شکر ہو کہ ہو کر داج ہے تیرا فضا کا	پوچھتا ہی کہ مذہب اسلام کی اختیار کرنے سے بچے کہا فائدہ

قسط نمبر ۱۰۰ قمری ہے کہ کو خیرانی کہ مسبات میں بعض
شک باقی ہی کہ مدت پاشاہ جو لڑا مہلا یا گیا مئی وہ عجوبہ
میں یا سچ بعض کہتے ہیں کہ پاشا سے مذکور کی برخاستگی کا
سبب وہ کسیوں کی سازش ہی مگر سرکاری کاغذات سے
معلوم ہو سکتا ہے کہ مدت پاشا انتظام جدید کے مخالف تھے
اور حقوق ذاتی سلطان کو کم کرنا چاہتے تھے۔ غرض کہ مدت
پاشا کی ہر طرفی کامیابی بھی اچھی طرح سے تحقیق نہیں ہو سکتی۔
دوم کے اخبار ہو سوتا ہے کہ مدت پاشا نے کتاب عالی کو
دن برات و تدبیر کے منظور کرنے میں کچھ فائدہ نہیں دیا۔
مجلس شوریٰ کے کالہ بنیے نہ پیش کئے گئے کیونکہ جہاں
رہا جہاں کے ملک سے بچے گا کوئی وسیلہ نہ ہو تو

وان کار لوئیس

وان کار لوئیس صاحب شاہ معزول سپین جسے ایک مدت
تک اپنے دشمنوں کے ساتھ ہسپانیہ میں لڑ کر واد شجاع
دی ہی۔ اس نے لار تو بیومونٹ حصار کو قسطنطنیہ میں بھجوا
سلطانی اس غرض سے بھیجا کہ اگر کوئی ایسا موقع ہو تو آپ
جنگ کو کسی حصہ سپاہ کی سرداری کے واسطے ذمہ بندگان
عالی میں قبول کریں۔ از خیر خواہ عالم دینی۔

وکیل باوری پوپ صاحب

المملک پادری پوپ صاحب نے جو مجتہد اقوام عیسائی تھے
یورپ کے مین اپنا ایک سفیر بھیجا مئی چنانچہ وہ سفیر داخل الملک
ہوا اور اول صفوت پاشا تا نظر خارجہ اور پھر حضرت شیخ
الاسلام صنا اور بعد کو حضرت وزیر اعظم صاحب کے ملاقی ہو
جدہ دربار سلطانین میں پیش کیا گیا اور حضور سلطانی میں
اول مستجاب پادری صاحب موصوف تحت نشین کی مدد
پیشجانی اور عرض کیا کہ پادری صاحب کے مناسبت خوش

شکرگزارین کہ اللہ نے دوسرے کینہک میں ان کو اودھنا
حق اور مذہب کی آزادی اپنے ملک میں بخوبی عطا فرمائی
انہی دوسرے لوگ اپنے حق میں اور اپنی سلطنت کے قائم رہنے
کی دعا کرتے ہیں۔

بعض حامدین سلطنت روم جو براہِ حقہ بعض مصلحت
وہم کی نسبت تعصب ظلم کا طعنہ دیتے ہیں وہ اس خبر کو ٹھیکہ
بیتِ عمر نہ ہونگے کہ ایک مجتہد مذہب عیسائی کا تو یہ پیام
ہی اور ہمارا وہ مکتوم عی وانی بر حال عام کہ مجتہد کے اجتہاد
سے علیحدہ ہو کر خود ارادی کرتے ہیں اور ایک نصف انصاف
بند سلطنت کے نسبت ایسا گمان کرتے ہیں پس اس خبر
سے صاف معلوم ہو گیا کہ سلطنت روم متعصب نہیں بلکہ
بلکہ جو اس سلطنت پر ایسا گمان کرتا ہی وہ متعصب ہے
حضرت سلطان روم مع جمیع وزراء سلطنت کے نہایت
منصف مزاج ہیں اور ان کو ہر ایک کے مال و مذہب کا خیال

اجرا کے قانون جدید

ہم مذہبِ خوشی سے اس خبر کو لکھتے ہیں کہ اہل حال حضور
سلطانی سے فرمان شریف متضمن قانون اساسی نظامیہ کے
صادر ہوا جس کے لوگ کمال مشتاق تھے۔ اظہارِ فرمان
کی مختصر کیفیت یہی کہ سینچر کے روز بروز راج و سکائی
سلطنت غیر متعینہ دربار سلطانی رویر حکام مالی و دکن
جنگ و فوجی قریب ۹ سو روپے خاص کے باب عالی
میں جمع ہوئے اور میدان عالی میں عام تجر غیر مسلمان
و عیسائی وغیرہ کا قباغہ فرمان شریف پڑا گیا اور قانون

جدید جو اسی حضرت سلطان حال کے حضور سے مرتب ہوا
ہی مسنما گیا فرمان شریف اور قانون جدید سنار خاص
عام مسرور ہوئے اور ان کو پکی سلامی مسرور اور نما
امیون کے نعرہ خوشی کا مارا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سلطان کی
عمر دراز کرے۔ شب کو تمام قسطنطنیہ کے مسجد اور میناروں
اور مکان پر پوشنی ہوئی اور تمام رات خوشی کے طرب ہے
صاحب اخبار جواب فرماتے ہیں کہ گرو عثمانیہ کے حق میں
بہی مہربانی بھی اب تمام رعیت کے لوگ بخش و عشرت
و امن سے تحت سلطنت حضرت سلطان العظم شہنشاہ
اسلام و حسن تدبیر حضرت مدحت پاشا سے بسر اوقات
کر رہے اور شب و روز اپنے شہنشاہ حامی دین اور وزیر
منین کے حق میں دعا کر رہے۔

اعانتِ حربیہ تک جہدِ مذہب نہ بنایا
خبر گیری پھر دھان و غنہ لان فوج روم جمع ہو چکا ہے
اوسکی تعداد ۳۰۰۰۰۰۰ لاکھ قرش ہے۔ ۲۰۰۰۰۰۰۰
اور دستِ پاشا ناظر و بیہ ریاست تو نہیں۔ ۱۰۰۰۰۰
قرآنک جمع کر کر کیشی اعانتِ حربیہ میں بھی ہیں۔ اور
سید محمد پاشا صاحبِ مدد اس سے جمع کر کر
ریل بھیجے ہیں اور دل ہزار روپیہ بھیجے ہیں پانچ لاکھ
میں بار کر کے باب عالی میں لائے ہیں خداوند کو ہر روز
ال جو دو احسان کو جنوں نے اس کا خبر میں بہت صرف
کی ہے۔ اجر عظیم عنایت کرے۔

از دبیر مکتبہ اسلامیہ جہاد

اسلام

ساکنان ہندوستانی کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ جن صاحبوں کو
مزیداری مسجد مشورہ محمدی کی منظوری ہو تو ہمارے جناب ہاشم
صاحب سکن ہونا کبار متصل کنندہ اتالیب مکان نمبر ۱۲
بات حیرت کرلین اور پیشی و عطیہ جو کچھ دنیا ہو سکا موصوف کو
دین اور رسیدانے حاصل کرلین پس اس کی خدمت میں اخبار
سیان سے پہنچنا رہیگا فقط

مرسلہ

حساب معالیہ القاب حضرت محمد شریف صاحب ہاشم اخبار مشورہ محمدی
بعد سلام و نیاز کے فقیر میرزا محمد گزارش کرنامی کہ میں نے ایک
رسالہ مسیحی مبلغ قضا تبلیغ مکتشفہ خاتمالیف کیا ہے اور وہ
اب کی خدمت علیا میں نمبر وارہ سال کرتا ہوں اور متوقع ہوں
کہ اب مشورہ محمدی کے مدیرین طبع فرما کر ناظرین اخبار کے ہر پچاؤ
جسے حرق مشورہ کے ہو کر تین چار سال طبع ہر جا
تب تک چار ورق پچھاؤ اور دو ورق پورہ سال طبع فرماوین
اسکے چھپنے سے میری یہ عرض ہے کہ اہل یورپ واقف ہو جاؤ
بالخصوص ایسے نازک وقت میں اور روس تک یہ سالہ پہنچ جاوے
اگر روس کچھ غور کرے تو اس کے زمین بھری ہی کہ چند سے
جیت المقدس پر نہ جاوے کیونکہ اسکا دمان جانا ساتھ اسکے
ہی کا اسکی بریاری تو ہے ماضی ہر شہ کو میں نے یہ سلام
صدا کی قحاش خاک کہ بکلیت علم ہر جاوے اگر یک لخت چھپے
کی کوئی صورت نظر نہ آئی اس واسطے بہ تجویز ہوئی کہ مشورہ محمدی کی ضرورت
تجربہ شائع ہو جائے ورنہ فون میں اس کا حال ہوگا فقط

روسیوں کی تلواچی

اخبارات لندن کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ فرقہ بولس نے
مکرمہ یا سلطنت روسیہ کو چھوڑا اور اطاعت و انقلاو سے اپنے
منہبہ موت کے مالک محروسہ سلطانی میں کیسان چلے آ رہے ہیں
ان لوگ کا قصد ہے کہ یک دن ضرور منامانی پھر کیوں اپنے
دشمن کا کام تمام نہ کریں ترکوں کے ہمارے دلییری کے
نظر کرتے ہوئے ساری جہان کو یقین ہو چکا ہے کہ وہ خوب
روسیوں کے چھکے چھترانگے اور روسیہ بچتا کر یہ بول اٹھینگے
کہ ہم نے ناحق ترکوں سے بگڑالی اور اخبار بصیرت راوی ہی
کہ جمیع مسلمانان باشندہ قسطنطنیہ نے حضور سلطانی میں
بکمال خورسندی و خوشی اس امر کی درخواست کی ہے
کہ اگر امانت ہو تو ہم یک جمیعت کثیر مسلح سپاہ جہاد کی
بطور و التیسر کے ایسی تیار کریں جو وقت کا رزار بلاو
اسلامیہ کے محافظت و حراست کے لئے کام آوے
ہم بکمال خورمی حوالہ قسم کہ تین کچھ لوگ واسطے طواف
خانہ کعبہ و زیارت مدینہ منورہ و اوسلم الشرفا و تعظیما گئے تھے
مواہین نصف سے زائد واسطے تائید و حمایت جناب سلطان و
خدا اللہ ملکہ سلطنتہ کے مواضع دار واد کے جاب انہی ذاتی اخراجات
سے چلے جا رہے ہیں فقط جریدہ روزگار مدہ ۱۳
گوامین ایک عورت کے پاس مندی آئی وہ روپیہ گئی رستہ میں ایک
عبادت گلیا اوئے روپیہ چھین لیا اور بغرض ملاک کرنے عورت کے ہتھ
اٹھایا اسکے نیچے اسکی موت بصورت مسانپ مٹھی تھی اسے اپنا کام تمام
کیا عبادت تو فی النار ہو عورت نے اپنا روپیہ لیکر گھر کا رستہ لیا۔ سبحان اللہ

مطبوعہ کراچی اسلام آباد بنگالہ روم۔ ناظرین ہاشم ہاشم سے چھٹا

ہو گا اس سے یہ وعدہ کیا جائی کہ توبہ میں داخل ہو گا اور
اس وعدہ کو سب سے پہلے مسلمان کو ملے گی خواہش کرتا ہے لیکن مخالفین
اور اس طرح سے یہ کہنے میں کہ مذہب اسلام میں بہتر فرقے
ہیں اور ناجی اودن میں سے صرف ایک ہے اور بہتر فی النار ہیں
اور فرقہ ناجیہ کا یہ تحقیق معلوم ہونا نہایت دشوار ہے اور جس فرقہ
میں توجانیکا بہتر اودن کے فی النار ہونے کی گواہی دینگے یہ بات
سن کے وہ شخص متحیر ہو کر مسلمان ہونے سے باز رہتا ہے اور
اس طرح سے مشاعت و ترقی اسلام میں نقصان ہوتا ہے بلکہ
اکثر عوام شیعہ و سنی کو جب انصاری بھی مخالف دیتے ہیں تو
وہ بھی متحیر ہو کر اسلام سے منحرف اور تفرقہ کی طرف متوجہ ہوجاتے
ہیں اور اس طرح سے مذہب اسلام میں یونانیو تائمریل ہوتا ہے
پس اسوقت مشرکین و عوام اسلام کو کتنے مسائل بتلا کے اودن
یہ وعدہ کیا جاتا ہے کہ اگر تم ان پر قائم رہو گے تو ہر فرقہ اسلامیہ
کے نزدیک ضرور نجات پاؤ گے کیونکہ جب تک ایسا وعدہ لکھا جائیگا
تک نہ مشرکین اسلام کو قبول کریں گے اور نہ عوام اپنے مذہب
پر قائم رہیں گے اور اسلام کی ترقی رکے رہیگی بلکہ یونانیو تائمریل ہوگی
سوال دوم اگر کوئی مشرک توحید و رسالت پر اعرضات
کو کے اعلان کرے اور عوام اودن کو سکے برگشتہ ہو جاوین اور
علامی اسلام باوجود اطلاع حال و نئے جواب کی طرف متوجہ نہ ہو
یا اودن کا جواب وہ جب کفائی سمجھے یا اس حدیث عاموش ہو رہیں
کہ کبھی کوئی شخص ان کا جواب لکھ دے اور قبل از جواب وہ دواز
خانی سے گزر جاوین تو اودن سے کچھ مواخذہ ہو گا یا نہیں
اور جب کوئی عالم اودن اعرضات کا جواب تحریر کر کے

صاحبان استطاعت سے اس اشاعت کو نہ فرماست کہ
اور وہ اس طرف متوجہ ہو جائے اور عوام اسلام گمراہ ہو جاوین
تاقبل از اشاعت وہ صاحبان استطاعت انتقال کر جاوین
تو اودن سے کچھ مواخذہ ہو گا یا نہیں - **سوال سوم**
فی زمانہ کہ مخالفین اسلام توحید و رسالت اور قرآن پر اعتراضات
کر رہے ہیں اور شیعہ و سنی برگشتہ ہوتے جاتے ہیں ایسی
حالت میں بحت خلافت ضروری و مفید ترقی یا اشاعت
توحید و رسالت و قرآن ضروری و مفید ترقی یا اشاعت
توحید و رسالت و قرآن ضروری و مفید ترقی یا اشاعت

سوال از جناب مولوی ولایت علی

خان صاحب متوطن شہر فرخ آباد دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جواب سوال اول

قول یہ کہ ان لوگے کا کہ مذہب اسلام میں بہتر فرقے ہیں الخ
مراسر لوج اور باطل ہے اس واسطے کہ جس حدیث میں اسلام
کے بہتر فرقے ہونیکا ذکر ہے اسی حدیث کے تحت میں فرقہ ناجیہ
اور اسکے خاصہ کا ذکر ہے وہ حدیث حسب تصریح علامہ

جلال الدین دوانی کی شرح عقاید جلالیہ میں یہ ہے ہی قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستفرق امتی

علی ثلث و سبعین ملتہ کلہم فی النار الا واحدا

قالوا من ہی یا رسول اللہ قالہم ما انا علیہ و

اصحابی پس اس حدیث سے جس طرح بہتر فرقہ اسلام کا

ہونا ضروری ہوتا ہے اس پر بھی سمجھا جاتا ہے کہ تحقیق

تبریح کفر و فساد کی جسکی حق میں حضرت نے جو وصا
 سات فرمائی کہ ہم مائنا علیہ واصحابی یعنی ان میں
 فرقہ ناجیہ وہی کہ میری طرفی اہل بیت اصحاب کی سیرت
 پر ہو گا کہ وہ فرقہ بے شک دریا گروہ سنت و جماعت ہی
 اس واسطے کہ تاحی عقاید و اصول اس فرقہ کی موافق و مطابق
 ساتھ ظاہر آیات قرآنی اور احادیث نبوی اور آثار صحابہ
 رضی اللہ عنہم کی ہیں اور بتائید ایزدی بھی سوا و اعظم و رجاء
 عامہ میں جسکے اتباع کا حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
 حدیثوں میں فرمایا **اتبعوا السواد الاعظم فانہ من**
شد شد فالنار ایضا الشیطان ذئب
الانسان کذب الغنم یأخذ الشاذة والقاضیة
والناجیة وایاکم والشعاب وعلیکم بالجماع
العامة ایضا من فارق شبرا فقد خلع
ربقة الاسلام عن عنقه اور بھی لوگ عامی بلاد
 واقایم میں پھیلے ہیں لاسیما بلاد و امسار عرب شریف
 میں علی الخصوص حرمین شریفین زوہما اللہ شرفا و کرامۃ کہ بدو
 طلوع نیر اسلام سے تا انیدم بلکہ تا دم صور ریاست و آثار
 بلدین مکرمین کی قبضہ اقتدار اور دست اختیار متہذہبین
 اسی مذہب حق کے ہے ہیں اور رہینگے اور کتب و مینہ اور
 علماء اس مذہب کے مشہور عالم ہیں اور اولیا و مشایخ بابین
 کثرت گذرے ہیں کہ شمار او نخا حیطہ تحریر سے باہر ہی
 بخلاف دیگر فرق اسلام کے کہ کتب کثرت و فرقہ ختم فرما
 کے منفرہ ہمشاء آفتاب اور یہ یا لقطہ آب ہے

پس بالتحقیق معلوم ہوتا فرقہ ناجیہ مائنا علیہ واصحابی
 اظہر من الشمس و امین من الالاس بی باہر اگر کسی کو ملین
 تیرہ درون کو نظر ترے سے **سے** گزیرد روز شریف
 چشم آفتاب راجہ گناہ و اور ماری ہونا بہتر فرقہ کا جو
 الفاظ حدیث سے مفہوم ہوتا ہی اور معاند نے اس کے
 ساتھ سند پکڑی یہ اسکی سور فہمی بلکہ یہ کلمہ یعنی کلمہ فی النار
 کا تہدید واقع ہوا ہی تاکہ لوگ طریقہ راشدہ حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم اور اصحاب کرام کا چہرہ کر اپنی عقول جزو میثوبہ
 بالوہم کی پیروی نکرین اور بعض محققین نے تصریح کی ہی
 کہ لفظ نار کا اس حدیث میں مجازا یعنی باطل خلاف حق
 صریح کے ہوا ہی جیسا کہ قرآن شریف میں مال متیم کے
 بیجا کھائے کو آگ کھا فرمایا ہی چنانچہ ارشاد ہوا **ان**
الذین یاکلون اموال الیتیمی ظلما انما یاکلون
و یطعونہم نارا اور مذہب حق میں یہ مقرر ہو چکا ہی
 بدلیل آیات و احادیث کے کہ گناہ کبیرہ کی بخشش ہے تو یہ
 بھی ممکن اور جائز ہی اور جو اس اہل فریب کا قول ہی کہ
 جس فرقہ میں تو شامل ہو گا بہتر فرقے اس کے فی النار ہونے
 کی گواہی دینگے سو محض باطل اور بے اہل سے کوئی فرقہ
 ان تہترقون کے ماری ہونے علی سبیل التخیل و التابید
 کا معتقد نہیں ہی اور نہ کسی کتاب معتد مذہبی کسی فرقہ میں
 یہ امر صریح ہی ہے کہ اگر بہتر فرقے ایک فرقہ کے نام
 ہونے کی گواہی دینا ہو تب کبھی نہ فرقہ اسلام کی بود
 باش کہتے ہیں ہر ایک نوکھا بائید گروہ طاعان و اسلام

کا دوسرے سے بتا کر تائی یکہ ہونے کی نشان دہی اور
شیعوں کو فرقے میں جوہد میں جبکہ احکام اسلام و ایمان میں
ایک دوسرے کی نسبت عمل میں لاکھین کشادہ وقت ملاقات
اسلام علیکم اور کھانا پینا اور سیاہ اور شادی اور دیگر امور
اسلام کے کرتے ہیں بھلا کوئی مسلمان دیندار یہ معاملہ کسی
ہندو یا نصرانی سے بھی کرتا ہی اور اگر غور کیا جائے تو یہ
امر البتہ واقعی ہی کہ نصاریٰ باہم چند فرقے ہو کر ایک دوسرے
کی کفر اور غلو فی النار کے معتقدین جبکہ جی چاہے ان
امور کو کتاب استفسار اور اعجاز عیسوی اور اصولہ الطیغ
وغیرہ میں دیکھ لے پس اہل دعوت اسلام کو چاہئے کہ
جابلون اور بید یون کو ان دلائل و مسائل کی فہمائش کریں
جو اللہ پاک اور اس کے رسول نے قرآن و حدیث میں بیان
فرمائے ہیں اس طرح کہ جس انسان نے دین اسلام کو
قبول کیا اور سنے دین حق اور دین پسندیدہ خداوند عالم
کو مانا اور جو شخص خدا و رسول پر ایمان لایا اور عمل نیک کئی
اونے فلاح و رستگاری پائی چنانچہ یہ آیتیں اور حدیثیں
اس پر دلالت کرتے ہیں کہما قال اللہ تعالیٰ النور
اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و
رضیت لکم الاسلام دینا ایضاً ان الذين
عند الله الاسلام ایضاً ان الذين امنوا و
عملوا الصلحت كانت لهم جنات الفردوس
ایضاً قلنا فلهم المومنون وقال رسول الله صلی
الله علیہ وسلم ذلوا طعم الايمان من رضی

باللہ ربنا و بالاسلام دینا و محمد رسولہ ایضاً
من شہدان لا اللہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ
حرم اللہ علیہ النار ایضاً من مات و ہو یحی
الہ لا اللہ اللہ دخل الجنة اور اسو اس کے صدقہ لایا
واحدیث میں بھی مضمون وارد ہوا ہی کسی آیت و حدیث پر
بالخصوص نہیں آیا ہی کہ بعد قبول اسلام جب تک کہ ان تتر
فرقوں میں سے فلاں فرقے میں داخل نہ ہوگا ناجی نہ ہوگا الا یہ
امر بے شک ثابت و متحقق ہی کہ جو کوئی شخص سوا اسلام کی
اور دین اختیار کر گیا یا حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت
کے خلاف کر گیا یا عامہ مومنین کی راہ کو ترک کر کے دوسری
راہ کی پیروی کر گیا وہ دین اور طریقہ اسکا ہرگز مقبول نہ ہوگا
اور انجام کا اسکا برا ہوگا بموجب ان آیات و احادیث کے
کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ومن یتبع غیر الاسلام دینا فلن
یقبل منه و هو فی الاخرۃ من الخاسرین ایضاً
ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہد
و یتبع غیر سبیل المومنین دولہ ما قولی و
نصلحہم و ساءت مصیرا اور فرمایا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے والذی نفس محمد بیدہ
لا یسمع احد من ہذہ الامۃ یهودی ولا
نصرانی ثم یموت و لیریم من بالذی ارسلت
بہ الاکان من اصحاب النار پس معلوم ہوا کہ جو اللہ
پاک اور اس کے رسول محمد صاحب پر ایمان لاتا ہی وہی
شخص بے شک و ریب ناجی اور جنتی ہے اور جس نے سوا

نہیں حق ہے اور کوی دین اختیار کیا وچہ ووزخی اور ناز
 نی کسی فرستے کے کہنے سے کوی ناری اور ناجی نہیں ہوتا
 بنا علیہ اہل اسلام کو لازم ہے کہ ہر نو مسلم کو اس قسم کے دلائل
 و مسائل تعلیم و تعلیم کریں **فہذا للہ لا الہ الا محمد رسول اللہ**
 کہلا کر اسکو مہل نہ چھوڑیں تاکہ ایسے و سادہ سراسر خیالات
 اسکے جاگزین نہ ہوں **فقط جواب سوال دوم**
 یہی کہ بوقت اعلان مہر خرافات اہل ضلال کہ مشعروہین
 اسلام ہوں علامہ وقت پر واجب حتمی ہے کہ تقریراً
 و تحریراً ترہیب و ن خرافات کی کریں اور تمام مکان اسکے
 ابطال و کسبتصال میں کوی دقیقہ باقی نہ کہیں کہ خاموشی
 اور خاموشی کسباب میں موجب نزول غضب الہی ہے
 اور حضرت مٹنے والے شخص کے حق میں جو سستی اور
 کاہلی کرے اسکو شیعہ لہان آخرس فرمایا میں چنانچہ ارشاد
 ہوا کہ **الساکت عن الحق شیطان آخرس** یعنی
 خاموش رہنے والا حق کے کہنے سے شیطان کو گنجائی
 اور نیز حدیث شریف میں وارد ہوا ہے **ان الناس اذا**
راولسکرا و لم یخبرہ بوشات ان یعمہم اللہ
 بعقابہ اور اگر کوی شخص باوصف قدرت تحریر جواب
 کے مر جاوے بے شک وہ عاصی ہوگا اور اس سے
 مواخذہ ترک جواب کا کیا جاوے گا اور اہل ول کے ذمہ
 پر واجب ہے کہ اعانت علما کی کریں ہر باب میں خصوصاً
 در باب اشاعت اور طبع کرانے اور بدتر دیدات
 کے اور پہلو ہتی کرنا ایسے امور میں باعث اونکے عھیال

کامی حالت حیات اور بعد ممات کے **جواب سوال**
 سوم یہی کہ اسوقت پر آشوب میں جلال علم کو ضروری
 کہ متفق الکلمہ ہو کے تمامی تقریر و تقریر مخالفین ملت کا اصولا و
 فردعا ابطال کریں کہ اس میں ثواب عظیم ہے اور گفتگو باہمی
 در باب خلافت و امامت وغیرہ کے سراسر تفسیر اوقات
 ہی بلکہ اکثر اس زمانہ میں بھجواے غراے کلام الہی
 واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا کے سنی
 اور شیعہ دونوں فریق متفق ہرگز منطبق **س**
 و د دل کشید و بشکذ کوہ راؤ پانڈگی آ وانبوہ و بیارمخت
 و معاندت مخالفین کے منہدم کریں کیونکہ یہی تفرقہ باہمی موجب
 طول لسان اہل ضلال کا ہوا ہے اللہ تعالیٰ توفیق موفقت
 و اتحاد و رفیق اہل اسلام فرمادے آمین یا رب العالمین
 الراجی الی الشہداء خادم العلماء ولایت خان۔

خلاصہ سوال

سب سے چاندنی کی زیورات جو پہننے کے لئے طیار کئے گئے
 ہوں اکثر اوقات صندوق میں بند کئے رہتے ہوں
 سوائے زکوٰۃ ایک ہی سال دینی کفایت نہیں یا ہر سال
 دینا فرض ہے **بدینواتوجروا** **الساہ فی الدین**
گولا گھات۔ الجواب زیور پہننے کی
 خواہ ہمیشہ استعمال میں آتی ہو یا بعض اوقات میں ہر دو
 کا ایک ہی حکم ہے اور جب تک نصاب باقی ہے زکوٰۃ بھی
 ہی ہر سال احادیث و آثار اس امر میں مختلف واد
 ہونے کی وجہ سے اہل مذاہب میں بھی اختلاف رونما

یعنی بعض احادیث و آثار سے یہ ثابت ہوا کہ زیور کی بھی
زکوٰۃ ایجاد سے جیسے روپے اشرفی کی چنانچہ ابو داؤد
و نسائی و مستدرک حاکم و دارقطنی و غیرہ میں مذکور ہے کہ
جس زیور کی زکوٰۃ نہ دی جاتی ہو سو اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے زیور لگ کی فرمایا اور دارقطنی میں عبد اللہ بن عمر
سے مروی ہے کہ انا کتب الی خازنہ سالان
یخرج زکوٰۃ حلّی بنا تہ کلّ سنۃ یعنی اٹھون نے
اپنے خزانچی کو حکم کیا کہ سالانہ لکھ بھیجا کہ انکی زر کیوں کے
زیور کی زکوٰۃ ہر سال نکالے میں دلائل اس معنی کے فتح
القدیر شرح ہدایہ میں بشرح و بسط بیان کئے گئے ہیں اسی
پر مذہب میں امام عظم اور عطاء اور ابراہیم نخعی اور سعید بن
جبر اور طاہر اور عبد اللہ بن شداد و غیرہم کے پہننے کی
زیور میں بھی زکوٰۃ فرض ہے عبد اللہ بن شداد نے کہا
حاکم انگلشتری میں بھی دیکھئے جب بھاب زکوٰۃ کو پہنے
اور عطاء اور ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ مصنت

السُّنَّةُ أَنَّ فِي حُلِيِّ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ الزَّكَاةَ
یعنی جاری رہی سنت پہر کر سونے چاندی کی زیور میں زکوٰۃ
ہی اور چندہ و ایسا آثار سے یوں مستفاد ہوا کہ پہننے
کی زیور میں زکوٰۃ نہیں اسلئے امام مالک اور امام شافعی
ایک قول میں اور امام احمد رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ جو زیور
پہنی جاتی اور مستعار ہو جاتی ہی سو اس میں زکوٰۃ
نہیں اور حکم اسکا مثل حکم استعمالی پوشاک اور اسباب
خانگی کے ہی اور قول ثانی میں امام شافعی کے یہ ہے کہ

ہیں زکوٰۃ ہی۔ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حجۃ اللہ الباقی
میں فرماتے ہیں وھل فی الحلی زکوٰۃ الاحادیث فیہ
متعارضة والطلاق الکنز علیہ بعید ومعنی
الکنز حاصل والخروج من الاختلاف احوط
یعنی احادیث زیور کی زکوٰۃ فرض ہونے میں متعارض ہیں ہونے
میں ہی آئے ہیں اور ہونے میں ہی اور اسکو کفر کہہ نہیں سکتے
اور معنی کفر کا اس میں پایا جاتا ہی (یعنی جو وارد ہوا ہی کہ حلال
میں کہ زکوٰۃ ادا کی جاتی ہو سو وہ کفر ہی یہ بات زیور میں بھی
پائی جاتی ہی) اور اختلاف سے نکلنے میں احتیاط اور سلاطین
زیادہ ہی انتہی پس سلامتی کی راہ ہی ہی کہ زیور کی بھی زکوٰۃ
ادا کی جاوے ہر سال فقط وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ
ترجمہ اضعف عباد اللہ العظیم عبد الکریم عفا عنہ جاناہ القیم

بقیہ مباحثہ جناب حاتم علی صنا و اعط
و فرانسس لوئیس صاحب

پہلی دلیل یہ ہے کہ نصاریٰ کے نزدیک حضرت عیسیٰ کا
ارشاد عین خدا کا ارشاد ہی لہذا ہم کہتے ہیں کہ نصاریٰ کی
نجات محال ہے کیونکہ متی ۷ باب ۲۱ وغیرہ میں حضرت فرماتے
ہیں ۲۱ نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہی آسمان
کی بادشاہت میں داخل ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ
کی مرضی پر چلتا ہی ۲۲ اوس دن بہتر ہے مجھے کہنے
ای خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی اور
تیرے نام سے بہت سے کراہتیں نہیں دکھلائیں ۲۳

اور اوس دن میں اونسے منسا کہو لگا کہ میں کبھی تم سے واقف نہ تھا ای بدکار و میرے پاس سے دور ہوا تھی اب یہاں صاف ظاہر ہے کہ جو شخص حضرت عیسیٰ کو خداوند کہتا ہے وہ نجات نہ پائیگا بلکہ وہ شخص نجات پائیگا جو خدا کی مرضی پر چلتا ہے اور خدا کی مرضی بلکہ اسکا حکم رضائی کی نسبت یہ ہے کہ وہ خدا کے برابر کامل نہیں کہونکہ متی کے ۵ باب میں بہت نصائح کے بعد حضرت نے آخر میں اپنی امت کو فرمایا کہ پس تم کامل ہو جیسا اعتبار باب جو آسمان پر ہے کامل ہے۔ اور چونکہ خدا کے مانند کامل ہونا محال ہے پس انکی نجات ہی محال ہے حتی کہ بغرض محال اگر رضائی اس مرتبہ کو پہنچیں کہ حضرت عیسیٰ کے نام سے نبوت کریں انکے نام سے دیوؤں کو نکالیں اور بہت سے کراماتیں بھی دکھلائیں تب بھی نجات نہ پائیگے بلکہ حضرت اونسے صاف بھی کہینگے کہ ای بدکار و میرے پاس سے دور ہو دوسری دلیل مرقس کے ۱۶ باب کے ۵ اور غیرہ میں ہے کہ ۱۵ اونسے ادھین کہا تم تمام دنیا میں جا کے ہر مخلوق کو انجیل کی منادی کرو ۱۶ جو کوئی ایمان لاتا اور سبما پاتا ہے نجات پائیگا پر جو ایمان لاتا اور سپر سزا کا فتویٰ ہو گا ۱۷ پر ایمان لانے والوں کے ساتھ یہ علامتیں ہونگے کہ میرے نام سے دیوؤں کو نکالینگے اور نئے زبان بولینگے ۱۸ سانپوں کو اٹھاینگے اور اگر کوئی مہلک چیز پیئینگے ادھین ضرر نہ ہوگا بیماروں پر ہاتھ رکھینگے اور وہ چنگے ہو جائینگے۔ واضح ہو کہ یہاں کئے مکمل ہیں پہلا نکتہ یہ ہے کہ حضرت فرماتے ہیں

کہ جو ایمان لاتا اور سبما پاتا ہے نجات پائیگا اور جو ایمان نہیں لاتا اور سپر سزا کا فتویٰ ہو گا اس سے یہ بات مفہوم ہوتی ہے کہ نجات کے واسطے دو باتوں کا ہونا ضروری ہے یعنی ایمان لاتا اور سبما پاتا اگر کسی شخص میں ایک بات پائی جاے اور ایک نہ پائی جاے تو نجات نہ پائیگا اور سزا کے واسطے عدم ایمان پس ہی پس اگر کوئی شخص سبما پائی اور ایمان نہ کہتا ہو تو ضرور سزا پائیگا دوسرا نکتہ یہ ہے کہ حضرت ایمان کے پانچ علامتیں بتلاتے ہیں دیو نکالنا اور نئے زبان بولنا اور سانپوں کو اٹھالینا اور مہلک چیزوں کے پیسنے سے ضرر نہ پانا اور بیماروں کو چنگا کرنا اور تیسرا نکتہ یہ ہے کہ حضرت فرماتے ہیں کہ ایمان لانے والوں کے ساتھ یہ علامتیں ہونگے اور اس سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ جس شخص میں یہ علامتیں ہونگے وہ ایمان دار نہیں ہے اور جو ایمان دار ہو گا اس پر سزا کا حکم ہو گا اور چونکہ زمانہ کسی رضائی میں علامات مذکور نہیں پائے جاتے لہذا ثابت ہوا کہ سب بے ایمان ہیں اور اگرچہ سبما پاتے ہیں لیکن نجات نہ پائیگے بلکہ سب پر سزا کا فتویٰ ہو گا واضح ہو کہ بعضے پادری جواب دیتے ہیں کہ اوایل میں اجر سے مذہب کے لئے یہ علامتیں پائی جاتے تھیں تاکہ لوگ علامات مذکورہ کو دیکھ کے اس مذہب کو منجانب اللہ سمجھ کے قبول کریں اور جب مذہب قائم اور جاری ہو گیا تو اب ان علامتوں کے پائی جانے کی ضرورت نہیں ہے لہذا اب

ہیں پانی جاتین ہم کہتے ہیں کہ یہ جواب معقول نہیں
ہی کیونکہ حضرت یہ نہیں فرماتے کہ اوایل میں یہ علامتیں
ہوئے بلکہ یہ فرماتے ہیں کہ ایمان لانے والوں کے ساتھ
یہ علامتیں ہونگے اور اس سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ ہر ایک
ایمان داروں کے ساتھ اور ہر وقت اور ہر جگہ علامتیں
ہمیشہ ہونگے نہ یہ کہ بعض ایمان دار میں اور بعض وقت
اور بعض علامت ہونگے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ اوایل میں
بھی ان علامتوں کا مجموعہ کسی میں نہیں پایا گیا۔ بعض
مادری کہتے ہیں کہ حواریوں میں یہ سب علامتیں تھیں
ہم کہتے ہیں کہ یہ بات بھی وہ جو ہونے درست نہیں
پہلی وجہ یہ ہے کہ بقول جناب مسیح حواریوں میں
رہی برابر بھی ایمان نہیں تھا لہذا ان میں ایک علامت
بھی نہ ہی ہوگی ہرچون کا مجموعہ ہونا کہاں سے ثابت
ہوگا دوسری وجہ حضرت نے حواریوں سے
یہ نہیں فرمایا تھا کہ تم منادی کرو اور جو کوئی ایمان لائیگا
تو اس کے ایمان کی علامت یہ ہے کہ تم میں علامات
مذکورہ پائی جائیگی بلکہ یہ فرمایا کہ تم منادی کرو اور جو
لوگ ایمان لائیگے ان میں علامات مذکورہ پائی جائیگی
پس نصاریٰ کو لازم ہے کہ اپنی ذات میں علامات مذکورہ
کا مجموعہ ثابت کریں واضح ہو کہ جب نصاریٰ
علامات مذکورہ کے ثابت کرنے میں عاجز ہوئے
تو یہ عذر کرتے ہیں کہ تین علامتیں جب حواریوں میں
تھیں یعنی بیماروں کا چپکا کرنا اور

دیونگیاں نکالنا اور غیر زبانی بولنا اور
اعمال کے ۲۸ باب کے شروع میں لکھا ہے کہ ایک
سانپ پولوس کے ہاتھ پر لپٹ گیا تو پولوس نے اسکو
جھٹک دیا اور پولوس کو اس سے کچھ ضرر نہ پہونچا اور
ظاہری کہ اونگیاں یہ جلد کئے وچھون سے پالے۔ باقی آئندہ

بقیہ رسالہ الضافات در رفع الاختلاف

فقہ ۴ دنیا کی پیدائش کے بیان میں مبینہ لکڑی مقامات
میں لکھا ہے کہ خدا و مادہ ہی جس سے دنیا پیدا ہوئی ہے
مغرب یہ کہ ایک ہی علت اولیٰ سے تمام سب چیزیں تخلیق
میں اس نے چاہا کہ اپنی مادہ انہیت سے تمام مخلوقات
کو پیدا کرے پس اول ایک بات کی بات میں پانی پیدا
کیا اور پانی کے اندر ایک بار اور تخم رکھا اور اس تخم سے
انڈا پیدا ہوا اور اس اندے سے قلاب مطلق جو وہ
برہما کی صورت میں ظاہر ہوا پھر ہنگو ان نے برہما کی صورت
میں آسمان اور زمین اور انسان روح کو پیدا کیا اور تمام
مخلوقات کی علیحدہ علیحدہ نام رکھی اور انکو جدا جدا کام
سپرد کئی اور اسطرح سے دیوتاؤں کو اور اسنے کمتر جنوں
کو پیدا کیا اور کمتر دیوتا عناصر کی قائم مقام ہیں یعنی عناصر
اونکی علامت ہیں مثلاً ہوا اندر کی علامت اور آگ لگنے
کی علامت اور اجرام فلکی بھی علامت ہیں مثلاً سورج
سورپا کی علامت اور چاند چنڈر تا کی علامت اور
خدا نے جو ائمہ دین اور غضبناک بھوت اور خونخوار

وحشی اور جو بہشتی اور پربال اور دیوانہ پرست اور پرندہ اور مختلف قسمین انسان کے ساتھ کین اور غائبانہ آدمی کو وہ جو زمین بخشتی ہیں ایک حیوانی ایک انسانی اور ایک روح حیوانی ہی کے ذریعہ ہے انسان کی گناہوں کا کفارہ مومنائی اور عبادت اور کفارہ کے واسطے گاترہ کی جینی کو بھی نہایت موثر لکھائی جسکا ترجمہ کابروک صاحب نے یہ کیا ہے (ذات باری یعنی خدا کی قابل پرستش تخی کا وہ بیان کر دیا اور یہ وہ عالم کو کہ وہ ہماری عقل کو ہدایت کرتے رہے اور پروفیسر ولن صاحب نے آفتاب الہی کی تجر ترجمہ کیا ہے اور رام موہن رائی نے اوشان شوکت و آفتاب کے روح اعلیٰ کا وہ بیان دیکھو تاریخ ہند مولف ذیل مونت اسٹوٹ لفٹنٹ صاحب ترجمہ میں تفصیل مونس علیگزہ دفعہ پھر اسی تاریخ کے باب ۳ صفحہ ۲۵۹ میں لکھائی کہ تاریخی واقعات کا بیان خیالی یا مصنوعی زمانہ کی کامل گردش پر رکھا گیا ہے جو ہندو کے خیال میں چار ارب بیستیس کروڑ برس میں پوری ہوتی ہے جسکو وہ ایک کلپا یا برہما کا ایک دن ٹھہراتے ہیں اور دن میں چودہ زمانے شامل ہیں جنہیں سے ہر ایک میں دنیا ایک سو کی تحت تصرف میں ہوتی ہے اور ہر زمانہ اکثر مہاجگ یعنی طول طویل زمانوں سے بنا ہوا ہے اور ہر مہاجگ میں چار جگ غیر مساوی مدت کے ہوتے ہیں یہ چاروں جگ یونانیوں کے سونے چاندی پتیل اور لوہے کی چاروں زمانوں سے کچھ مشابہت رکھتے ہیں صرف

یہ پہلی ہی قسم انسانوں کی کا وہ بار سے متعلق ہو سکتی ہے پھر لکھائی کہ کل ایسے ست جگ ۱۰۰۰۰۰ سال اور دوسرا ترتیباً ۱۰۰۰۰ سال اور تیسرا دوا کا ۱۰۰۰۰ سال اور چوتھا کل جگ ۱۰۰۰۰ سال کا تھا اور کل جگ میں سے ۱۰۰۰۰ برس گزر چکے ہیں اور یہ کہ ہندو کے قدیم تاریخوں کا قایم کرنا غیر ممکن ہے۔ باقی

اخبارات روم

ترکی

ایک برس کے اخبار میں لکھائی کہ یہ کچھ تعجب کی بات نہیں ہے کہ کونسٹانٹرین نے مجلس شوریٰ میں طاقیہ یورپ کی تدابیر کو نامنظور کیا مگر ان اگر وہ عاجزانہ ان تدابیر کو منظور کر لیتے اور اپنی سلطنت علیہ کی ہنگ اور سبکی روار کہتے تو بے شک تعجب کی بات تھی۔ ہم جانتے ہیں کہ مجلس شوریٰ میں بیٹھے وقت ممبران شوریٰ نے ترکی کے افواج کی حالت پر غور نہیں کیا۔ اور کہ بات کو نہیں دیکھا کہ ترکوں نے سر دیہ اور مانیکرو کے فوجوں کو کس طرح سے پس پکھیا اور ان کے حکام نے بلغارین بغاوت کو کس طرح سے دبا یا۔ کیا وہ کو ہو برت پاشا (یہ سلطان کا امیر البحر ہے) کے جہازوں اسنی کا خیال نہ آیا جو ہم یقین کرتے ہیں اگر دس کے بڑے بحیرہ اسود کے عبور کر نیکی کوشش کریں تو بن ہرین اونکے پرزے اور ڈا دیوں کیا وہ نہیں جانتے تھے کہ تین لاکھ سپاہ کار از مودہ کوہ بغلان کی گھاٹیوں کو مضبوط کئے ہوئے ہیں اور جنگی تیجے ڈانوب سا